بدنظری کے چودہ نقصانات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ ، گلشن اقبال، کراچی

بدنظری کے چودہ نقصانات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

کتاب کانام : بد نظری کے چودہ (۱۴) نقصانات
مُصنّف : عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت : ۶/ ذوالقعدۃ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۲/ اگست ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ
زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس : 11182 رابطہ: +92.21.34972080 اور +92.316.7771051
ای میل : khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

بد نظری کے چودہ (۱۴) نقصانات

۱) اللہ تعالیٰ کا نافرمان

ارشاد فرمایا کہ بد نظری نصِ قطعی (یعنی قرآن و حدیث) سے حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ[۱]

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

یعنی نامحرم عورتوں کو اور لڑکوں کو نہ دیکھیں۔ پس جو بد نظری کر رہا ہے وہ نصِ قطعی کی مخالفت کر رہا ہے اور نصِ قطعی کی مخالفت کر کے حرام کا مرتکب ہو رہا ہے۔ لہٰذا بد نظری سے بچنے کے لیے یہ استحضار کافی ہے کہ یہ نصِ قطعی کی مخالفت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

۱؎ النور: ۳۰

۲) امانت میں خیانت کرنے والا

اور بد نظری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَ مَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ﴿۱۹﴾[۲]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت اور دل کے رازوں سے باخبر ہے۔

لفظِ خیانت کا نزول بتارہا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کے مالک نہیں ہیں، امین ہیں، خودکشی بھی اس لیے حرام ہے کہ ہم اپنے جسم کے مالک نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بطورِ امانت کے ہمیں یہ جسم عطا فرمایا ہے اور چونکہ یہ امانت ہے، اس لیے مالک کی مرضی کے خلاف اس کو استعمال کرنا یا اس کو نقصان پہنچانا یا اس کو ختم کردینا جائز نہیں۔ اگر ہم اپنے جسم و جان کے مالک ہوتے تو ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہوتا، کیوں کہ مالک کو اپنی مِلک

---

[۲] المؤمن:۱۹

میں ہر تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں کو یہ اختیار نہ دینا دلیل ہے کہ یہ جسم ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور مالک کی امانت میں خیانت جرمِ عظیم ہے، لہٰذا جو شخص بد نظری کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانتِ بصریہ میں خیانت کرتا ہے اور خیانت کرنے والا اللہ کا دوست نہیں ہو سکتا ۔

وَلَنِعْمَ مَا قَالَ الشَّاعِرُ ؎

نظر کے چور کے سر پر نہیں ہے تاجِ ولایت
جو متقی نہیں ہوتا اُسے ولی نہیں کہتے

۳) ملعون کے خطاب کا مستحق بن جاتا ہے

اور بد نظری کرنے والا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت کا مورد ہو جاتا ہے، مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ[۳]

۳؎ مشکوٰۃ المصابیح: ۲۷۰/۱، باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات، المکتبۃ القدیمیۃ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناظر اور منظور دونوں پر لعنت کرے یعنی جو بد نظری کرے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو اور جو بد نظری کے لیے خود کو پیش کرے، اپنے حسُن کو دوسروں کو دکھائے اِس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اگر بد نظری معمولی جرم ہوتا تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہو کر ایسی بد دعا نہ فرماتے۔ آپ کا بد دعا دینا دلیل ہے کہ یہ فعل انتہائی مبغوض ہے اور لعنت کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں لعنت کے معنی لکھے ہیں اَلْبُعْدُ عَنِ الرَّحْمَةِ۔ پس جو شخص اللہ کی رحمت سے دور ہو گیا وہ نفس امّارہ کے شر سے نہیں بچ سکتا، کیوں کہ نفس کے شر سے وہی بچ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ [۲]

---

[۲] یوسف:۵۳

نفس کثیرُ الامر بالسّوء ہے، یعنی بہت زیادہ بُرائی کا حکم کرنے والا ہے۔ پھر نفس کے شر سے کون بچ سکتا ہے؟ اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّیْ مگر جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہو۔ معلوم ہوا کہ نفس کے شر سے بچنے کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہے، کیوں کہ اَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ کا استثناء خود خالق اَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ نے کیاہے، پس جو اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّیْ کے سائے میں آگیا اس کا نفس اَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ نہیں رہے گا بلکہ اَمَّارَۃٌ بِالْخَیْر ہوجائے گا۔ اسی لیے یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ کے بعد وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ فرمایا کہ جس نے نگاہوں کی حفاظت کرلی وہ امتثال امرِ الٰہیہ کی برکت سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے بچنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں آگیا، اب اس کی شرم گاہ بھی گناہوں سے محفوظ رہے گی۔ معلوم ہوا کہ غضِ بصر (نگاہوں کو نیچے رکھنے) کا انعام حفاظتِ فرج (شرمگاہ کی حفاظت)

ہے اور اس قضیہ کا عکس کر لیجیے کہ جو نگاہ کی حفاظت نہیں کرے گا اس کی شرم گاہ بھی گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتی اور اس پر جو لعنت برس جائے وہ کم ہے۔

۴) احمق اور بد عقل مانا جاتا ہے

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر گناہ بد عقلی اور حماقت کی دلیل ہے، جو گناہ کرتا ہے یہ دلیل ہے کہ اس کی عقل میں خرابی ہے کہ اتنے بڑے مالک کو ناراض کر رہا ہے جس کے قبضہ میں ہماری زندگی اور موت، تندرستی و بیماری، راحت و چین، حسنِ خاتمہ اور سوءِ خاتمہ ہے۔ اگر اس کی عقل صحیح ہوتی تو ہر گز گناہ نہ کرتا، لیکن فرماتے ہیں کہ بد نظری تو انتہائی حماقت کا گناہ ہے، نہ ملنا نہ ملانا مفت میں اپنے دل کو تڑپانا۔ دیکھنے سے وہ حسن مل نہیں جاتا، لیکن دل بے چین ہو جاتا ہے اور اس کی یاد میں تڑپتا رہتا ہے اور میرے دل کو اللہ تعالیٰ

نے ایک نیا علم عطا فرمایا کہ مسلمان کو دُکھ دینا حرام ہے تو جو
بد نظری کر رہا ہے یہ بھی تو مسلمان ہے، یہ بد نظری کر کے
اپنے دل کو دُکھ دے رہا ہے، تڑپا رہا ہے، جلا رہا ہے، لہٰذا جس
طرح دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے اسی طرح
اپنے دل کو دُکھ پہنچانا، تڑپانا، کلپانا، جلانا کیسے جائز ہو گا۔

۵) اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا مستحق بن جاتا ہے

اب اگر کوئی کہے کہ حسینوں کو دیکھنے سے تو دل کو غم ہوتا
ہے، لیکن نظر بچانے سے بھی تو غم ہوتا ہے اور دل میں حسرت
ہوتی ہے کہ آہ! نہ جانے کیسی شکل رہی ہو گی؟ اس کا جواب یہ
ہے کہ دیکھنے سے جو غم ہوتا ہے وہ اشد ہے اور نہ دیکھنے کا غم
بہت ہلکا ہوتا ہے کیوں کہ اگر دیکھ لیا تو علم ہو گیا کہ اس حسین
کے نوک پلک ایسے ہیں، آنکھیں ایسی ہیں، ناک ایسی ہے، چہرہ

کتابی ہے، تو یہ غمِ حسنِ معلوم اشد ہو گا اور دل کو مضطر اور بے چین کر دے گا اور اگر نظر بچالی تو یہ حسرتِ حسنِ نامعلوم ہو گی، جب دیکھا ہی نہیں تو ہلکی سی حسرت اور ہلکا سا غم ہو گا جو جلد زائل ہو جائے گا اور حسرتِ حسنِ نامعلوم پر قلب کو جو حلاوتِ ایمانی عطا ہو گی، اللہ تعالیٰ کے قرب کی غیر محدود لذت کا جو ادراک ہو گا اس کے سامنے مجموعۂ لذّاتِ کائنات ہیچ معلوم ہو گا۔ اس کے برعکس حسینوں کے دیکھنے کے غمِ حسنِ معلوم پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت برستی ہے جس سے دل مضطر اور بے چین ہو کر ایک لمحہ کو سکون نہیں پائے گا اور زندگی تلخ ہو جائے گی، لہٰذا دونوں غموں میں زمین و آسمان کا فرق ہے، ایک عالمِ رحمت ہے، ایک عالمِ لعنت ہے۔ دونوں غموں میں ایسا فرق ہے جیسا جنّت اور دوزخ میں، لہٰذا غضِ بصر کا حکم ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ حسرتِ حسنِ نامعلوم دے کر شدّتِ غمِ حسنِ معلوم سے بچالیا۔ جیسے کسی کو مچھر کاٹ لے اور کسی کو سانپ ڈس لے تو جس کو مچھر نے کاٹا ہے وہ شکر

کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سانپ کے ڈسنے سے بچالیا، لہٰذا حسینوں سے نظر بچانے کی حسرتِ حسنِ نامعلوم مچھر کا کاٹنا ہے اور حسینوں کو دیکھنے کا غمِ حسنِ معلوم سانپ سے ڈسوانا ہے۔

٦) دل کمزور ہو جاتا ہے

بد نظری سے بار بار اس حسین کا خیال آتا ہے اور دل میں ہر وقت ایک کش مکش رہتی ہے جس سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ بد نظری کی نحوست یہ ہے کہ نظر کے ساتھ ساتھ حواسِ خمسہ اور تمام اعضاء وجوارح حرکت میں آجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ [۵]

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔

اس آیتِ شریفہ کی تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ

---

[۵] النور:۳۰

نے یہ کی ہے کہ **بِاِجَالَةِ النَّظْرِ** بد نظری کرنے والا جو نظر گھما گھما کر حسینوں کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں اور **بِاسْتِعْمَالِ سَآئِرِ الْحَوَاسِّ** اور اس کے تمام حواسِ خمسہ حرام لذّت لینے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ باصرہ یعنی آنکھ اس حسین کو دیکھنا چاہتی ہے، سامعہ یعنی کان اس کی بات سننے کی تمنّا کرتے ہیں، قوتِ ذائقہ اس کو چکھنے یعنی حرام بوسہ بازی کرنا چاہتی ہے، قوتِ لامسہ اس کو چھونے کی اور قوتِ شامّہ اس حسین کی خوشبو سونگھنے کی حرام آرزو میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور تیسری تفسیر ہے **بِتَحْرِيْكِ الْجَوَارِحِ** بد نظری کرنے والے کے تمام اعضاء بھی حرکت میں آجاتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں وغیرہ اس محبوب کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بد نظری کرنے والے کی نظر حواس اور اعضاء و جوارح کی ان حرکات سے باخبر ہے اور اس کو خبر بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَقْصُدُوْنَ بِذَالِكَ[٦] ان حرکات کا جو آخری مقصد ہے یعنی بد فعلی، اللہ تعالیٰ اس سے بھی باخبر ہے اور باخبر ہونے میں سزا دینے کا حکم پوشیدہ ہے کہ میں تمہاری حرکتوں کو دیکھ رہا ہوں، اگر باز نہیں آؤگے تو عذاب دوں گا۔ پس اس آیت میں اشارہ ہے کہ ایسے شخص کو سزا دی جائے گی اگر توبہ نہ کی۔ بد نظری، بد فعلی کی پہلی منزل ہے اور آخری اسٹیشن بد فعلی کا ارتکاب ہے جہاں شرم گاہیں ننگی ہو جاتی ہیں اور آدمی دونوں جہان میں رُسوا ہو جاتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے گناہ کی پہلی منزل ہی کو حرام فرمادیا، کیوں کہ بد نظری ایسا آٹو میٹک یعنی خود کار زینہ ہے کہ جس پر قدم رکھتے ہی آدمی سب سے آخری منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ جس فعل کی ابتدا ہی غلط ہو اس کی انتہا کیسے صحیح ہو سکتی ہے؟ اس پر میرا شعر ہے ؎

---

[٦] روح المعانی: ۱۸/۱۳۹، النور (۳۰)، دار احیاء التراث، بیروت

عشق بتاں کی منزلیں ختم ہیں سب گناہ پر
جس کی ہو ابتدا غلط کیسے صحیح ہو انتہا

چوں کہ بد نظری کرنے والے کے حواسِ خمسہ اور اعضاء و جوارح متحرک ہو جاتے ہیں اور قلب بد فعلی کے خبیث قصد سے کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے، لہٰذا بد نظری کرنے والے کا قلب اور قالب دونوں کشمکش میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جاتے ہیں۔

۷) طبّی نقصان، غدود و مثانہ متورم ہو جاتے ہیں

بد نظری کا ایک طبّی نقصان یہ بھی ہے کہ غدود و مثانہ متورم ہو جاتے ہیں جس سے بار بار پیشاب آتا ہے۔

۸) سرعت انزال کا مریض بن جاتا ہے

بد نظری سے چونکہ شہوت بھڑک جاتی ہے اور مادۂ منویہ تک گرمی پہنچ جاتی ہے جس کی وجہ سے منی رقیق ہو جاتی ہے، جس سے سرعتِ انزال کی بیماری ہو جاتی ہے اور ایسا شخص بیوی کے حقوق

صحیح طور سے ادا نہیں کر سکتا، جس کی وجہ سے میاں بیوی میں باہمی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور گھریلو زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔

۹) ناشکری میں مبتلا ہو جاتا ہے

بد نظری سے ناشکری پیدا ہوتی ہے، کیوں کہ جب مختلف شکلوں کو دیکھتا ہے تو اپنی بیوی بُری معلوم ہوتی ہے اور ناشکری میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ مجھے حسین بیوی نہیں ملی اور اگر حسین ہے تو کہتا ہے کہ حسین تر نہیں ملی کیوں کہ جو عورت اس کو زیادہ حسین معلوم ہوتی ہے تو اپنی حسین بیوی بھی اُسے اچھی نہیں لگتی۔ اس طرح نعمت کی ناشکری کرتا ہے اور جو متقی ہوتا ہے وہ جب کسی دوسری کو دیکھتا ہی نہیں، تو اسے اپنی چٹنی روٹی بھی بریانی معلوم ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکر کرتا ہے۔

۱۰) بینائی کو نقصان پہنچتا ہے

بد نظری سے بینائی کو بھی نقصان پہنچتا ہے کیوں کہ آنکھوں کا شکر غضِ بصر ہے اور شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

ترجمہ: اگر تم شکر کروگے تو تم کو اور زیادہ دوں گا۔

بد نظری کرنا ناشکری ہے اور کفرانِ نعمت ہے جس پر عذابِ شدید کی وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ[۷]

ترجمہ: اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

۱۱) دل کا ستیاناس ہو جاتا ہے

اور حفاظتِ نظر کا سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ کا قرب و معیّتِ خاصّہ ہے۔ لیلیٰ سے نظر بچانا سبب حصولِ مولیٰ ہے کیوں کہ نظر بچانے سے دل اندر اندر خون ہو جاتا ہے اور جب قلب کے آفاق اربعہ خونِ آرزو سے لال ہو جاتے ہیں، تو دل کے ہر اُفق سے قرب و نسبت مع اللہ کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ میرے اشعار ہیں ؎

---

[۷] ابراھیم:۷

وہ سرخیاں کہ خونِ تمنّا کہیں جسے
بنتی شفق ہیں مطلعِ خورشید قُرب کی
داغِ حسرت سے دل سجائے ہیں
تب کہیں جا کے ان کو پائے ہیں
ان حسینوں سے دل بچانے میں
میں نے غم بھی بڑے اُٹھائے ہیں
منزلِ قرب یوں نہیں ملتی
زخمِ حسرت ہزار کھائے ہیں

اور بدنظری سے اللہ تعالیٰ سے اس قدر دوری ہوتی ہے کہ جس کا اگر ادراک ہوجائے تو آدمی کبھی بدنظری نہ کرے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جو دل حفاظتِ نظر کی برکت سے ہمہ وقت ۹۰ ڈگری سے حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہے اور ۹۰ ڈگری سے حق تعالیٰ کے محاذاتِ قُرب میں ہے، اگر بدنظری کرلی تو اللہ تعالیٰ سے اس کا ۱۸۰ ڈگری انحراف ہوتا ہے اور اس کا رُخ حق تعالیٰ سے ہٹ کر

اس حسین کی طرف ہو جاتا ہے اور ہر وقت اس مرنے گلنے اور سڑنے والی لاش کا خیال دل میں رہتا ہے، جس سے دل کا ستیاناس ہو جاتا ہے اور بہت سوں کا خاتمہ بھی بد نظری کی نحوست سے خراب ہو گیا۔

۱۲) دل کا مرض انجائنا ہو جاتا ہے

اور بد نظری سے دل میں انجائنا(angina)ہو جاتا ہے، کیوں کہ بد نظری سے دل کشمکش میں پڑ جاتا ہے، حسن اپنی طرف کش کرتا ہے اور اللہ کا خوف مکش کرتا ہے۔ اس کشمکش سے انجائنا ہو جاتا ہے کیوں کہ کشمکش سے دل کا سائز(size)بڑھ جاتا ہے۔ اگر نظر کی حفاظت کرتا تو یہ کشمکش نہ ہوتی اور انجائنا نہ ہوتا۔ میں نے ایک شعر کہا تھا ؎

ایک سلمٰی چاہیے سلمان کو
دل نہ دینا چاہیے انجان کو

انجان کو دل دینے سے انجائنا ہو جاتا ہے، لیکن اس کے دوسرے

اسباب بھی ہیں، یہ نہیں کہ کسی کو انجائنا میں مبتلا دیکھا تو بدگمانی کرنے لگے کہ انہوں نے بد نظری کی ہوگی، خصوصًا نیک بندوں کے معاملے میں اور زیادہ احتیاط اور حسنِ ظن سے کام لینا چاہیے اور ہر مسلمان سے حسنِ ظن رکھنے کا حکم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں سے بدگمانی نہ کرے، بلکہ خود کو بد نظری سے بچانے کے لیے اس نقصان کو سامنے رکھے کہ بد نظری سے انجائنا ہو جاتا ہے۔

۱۳) شرم گاہ محفوظ نہیں رہتی

بد نظری سے شہوت بھڑک جاتی ہے، جس حسین کو دیکھ کر گرم ہوا اس کو اگر نہیں پاتا تو شہوت کی آگ کو بجھانے کے لیے غیر حسین سے منہ کالا کرلیتا ہے۔ گرم ہوا کہیں اور ٹھنڈا ہوا کہیں۔ گرم ہوا حسین سے اور ٹھنڈا ہوا غیر حسین کالی کلوٹی صورت سے۔ بد نظری کی تھی حسن کی لالچ میں اور منہ کالا کیا ایسی بدصورت سے جس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں تھا۔ یہ ایسا خبیث فعل ہے کہ گناہ کی آخری منزل پر پہنچا کے چھوڑتا

ہے اور پھر خوبصورت اور بدصورت کو بھی آدمی نہیں دیکھتا۔ بد نظری کرنے کے بعد شرم گاہ کا محفوظ رہنا محال ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ کے بعد فوراً وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ نازل فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جس کی نگاہ محفوظ رہے گی اس کی شرم گاہ بھی محفوظ رہے گی اور جس کی نگاہ محفوظ نہ رہے گی اس کی شرم گاہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔

۱۴) مشت زنی کا مریض بن جاتا ہے

بد نظری سے منی اپنی جگہ سے سرک جاتی ہے یعنی تھیلی سے باہر آجاتی ہے اور منی کی خاصیت یہ ہے کہ واپس نہیں جاسکتی، جس طرح کار ریورس (reverse) ہو جاتی ہے، منی ریورس نہیں ہو سکتی اور جیسے بکری کے تھن میں دودھ دوبارہ واپس نہیں جاسکتا، کیوں کہ تھن میں نکلنے کا راستہ تو ہے واپس جانے کا راستہ نہیں ہے، اسی طرح منی بھی اپنی جگہ سے آگے آکر پھر واپس نہیں جاسکتی، لہٰذا اب کسی نہ کسی صورت سے باہر

نکلے گی، چاہے حرام محل میں نکلے۔ بد نظری کی نحوست ہے کہ پھر حلال و حرام کا ہوش نہیں رہتا، لہٰذا یا تو کسی لڑکی سے منہ کالا کرے گا یا کسی لڑکے سے بدفعلی کرکے ذلیل ہوگا اور اگر کچھ نہ ملا تو ہاتھ سے منی خارج کرے گا، کیوں کہ منی ریورس نہیں ہوسکتی۔ جس طرح لڑکیوں اور لڑکوں سے بدفعلی حرام ہے، جملہ محرمات حرام ہیں، اسی طرح مشت زنی بھی حرام ہے جو نئی نسل میں عام ہوگئی ہے۔ نَاکِحُ الْیَدْ[۸] یعنی ہاتھ سے نکاح کرنے والے یعنی ہاتھ سے منی ضایع کرنے والے پر روایت میں لعنت آئی ہے۔ لہٰذا حرام مواقع میں شہوت پوری کرنا تو حرام ہے ہی، لیکن حلال کو بھی زیادہ حلال نہ کرو ورنہ صحت بھی خراب ہوجائے گی اور ذکر و عبادت میں بھی مزہ نہیں آئے گا اور اولاد بھی کمزور پیدا ہوگی، اس لیے بزرگوں کی نصیحت ہے کہ منی کو بچا کر کے رکھو، کبھی پندرہ دن یا ایک ماہ

---

۸ کنزالعمال ۹۹/۱۶ (۴۴۰۴۰)، الترهیب العشاری فصاعداً من الاکمال، مؤسسة الرسالة، ذکره بلفظ الا لعنة الله... وعلی ناکح یده

کے بعد جب شدید تقاضا ہو تو حلال ضرورت (بیوی سے) پوری کرلو۔ دیکھو! شیر سال میں ایک بار صحبت کرتا ہے اور اس سے شیر پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ دیر سے صحبت کرتے ہیں ان کا تندرست اور بہادر بچہ پیدا ہوتا ہے، لہٰذا بیوی سے صحبت میں اعتدال ضروری ہے، ورنہ کثرتِ جماع جان لیوا بھی ہوسکتی ہے۔ میرے شیخ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا کہ ایک عالم تھے، بیوی بہت خوبصورت تھی، جب گھر میں چلم بھرنے یا کسی کام سے داخل ہوتے، بیوی کو دیکھ کر بے قابو ہوجاتے۔ اتنی صحبت کی کہ چھ مہینہ کے بعد منی کے بجائے خون آنے لگا، پھر حرارت رہنے لگی، یہاں تک تپ دق ہوگیا، بخار ہڈی میں اُتر گیا اور آخر جنازہ نکل گیا۔ حسن نے جان لے لی، اس لیے کہتا ہوں کہ حلال میں بھی اعتدال رکھو اور حرام کے تو قریب بھی نہ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❀❀❀❀

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بے حیائی کا طوفان بکھر اس بڑے بڑوں کا تقویٰ بہالے گیا۔ مختلف ذرائع سے قلب و نظر گناہوں کی گندگیوں سے اس طرح آلودہ ہورہے ہیں کہ اخلاقیات کی دھجیاں بکھر گئیں۔ ظلمتِ معصیت کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اللہ رب العزت کا نظر کی حفاظت کا حکم نورِ ہدایت کی وہ شمع ثابت ہو رہا ہے جس پر عمل کرکے لاکھوں لوگ گمراہیوں کے اندھیروں سے نکل کر ہدایت کے نور میں آگئے۔

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ نے بدنظری کے خلاف وہ کام لیا جو عصرِ حاضر کی نہایت اہم ضرورت ہے۔ حضرت اقدس اپنے رسالے "بدنظری کے چودہ نقصانات" میں امت کو اس گناہ سے بچانے کے لیے قرآن و حدیث کے احکام کی روشنی میں بدنظری سے ہونے والے ناقابلِ تلافی نقصانات کے ساتھ ساتھ اس کا علاج بھی تجویز فرمارہے ہیں۔ حضرت اقدس کا یہ منفرد رسالہ معاشرے میں پھیلی بداخلاقی و بدکرداری کو روکنے میں نہایت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

AT003